امام کعبہ، فضیلۃ الشیخ عبداللہ ابن السبیل حفظہ اللہ   ترجمہ: مولانا عبداللطیف (چنیوٹ)

جعلی نبوت کی اصلی کہانی

ہر سال ۷ ستمبر کو، اسلامیان پاکستان کے لیے ایک یادگار دن کا سورج طلوع ہوتا ہے کہ ۱۹۷۴ء میں اسی دن پاکستان کی قومی اسمبلی نے تمام مسلم مکاتب فکر کے متفقہ مطالبہ پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت کیوں قرار دیا گیا؟ ان کے عقائد و نظریات کیا ہیں، جو ان کے کفر کا سبب بنے؟ قارئین کو ان کفریہ عقائد و نظریات سے باخبر رکھنے کے لیے امام و خطیب کعبۃ اللہ، وفضیلۃ الشیخ عبداللہ ابن السبیل (حفظہ اللہ) کے ایک عربی مقالے ''الایضاحات الجلیلۃ فی الکشف عن حال القادیانیۃ'' کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔ اس میں قادیانی عقائد کی ہلاکت آفرینیوں اور دجالی و تلبیسی دلیلوں کا پردہ چاک کیا گیا ہے۔

عربی سے اردو ترجمہ کا شرف فاضل جلیل مولانا عبداللطیف (استاذ جامعہ عربیہ، چنیوٹ) نے حاصل کیا ہے۔ جبکہ جامعہ عربیہ چنیوٹ کے مہتمم مولانا خلیل احمد مدظلہ کی بر موقع تحریک و تشویق پر، یہ یادگار مقالہ ہدیۂ قارئین ہے۔ (ادارہ)

انیسویں صدی عیسوی میں یورپ (اپنے نوآبادیاتی عزائم کے ساتھ) اسلامی ممالک پر حملہ آور ہوا اور اس نے اپنا اقتدار و تسلط مشرق بعید اور مشرق وسطیٰ کے اکثر ممالک پر پھیلا دیا اور ان سامراجی طاقتوں میں برطانیہ پیش پیش تھا جو اس سیاسی اور مادی حملہ کا نگران اور ذمہ دار تھا۔ ہندوستان اور مصر وغیرہ ممالک اس کے زیر اقتدار آ گئے اور برصغیر (پاک و ہند) پر اس نے ایسا کنٹرول کر لیا کہ وہ اس کے ہاتھوں گروی اور محبوس ہو کر رہ گیا۔ یہ بات کسی مسلمان سے پوشیدہ نہیں کہ سامراجیوں کی انتہائی کوشش یہ ہوتی ہے کہ مسلمانوں کو ان کے دین سے روکیں اور اس سے دور رکھیں کیونکہ ان کے دلوں میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بغض و عداوت چھپی ہوئی ہے۔ مسلمانوں کو ان کے دین سے برگشتہ کرنے اور ان کے اتحاد و یگانگت کو پارہ پارہ کرنے کے لیے برطانوی سامراجیوں کی ایک بڑی کوشش یہ ہے کہ انہوں نے نبوت کے ایک دعویدار شخص کو کھڑا کر دیا............ جو مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے مشہور ہے جو اگر یہ دعویٰ کرتا کہ وہ اللہ کی بجائے برطانیہ کا بنایا ہوا نبی اور رسول ہے اور اس کا بہت بڑا داعی ہے تو بے شک وہ اس بات میں سچا ہوتا کیونکہ وہ اس کی برتری کو مضبوط کرتا ہے اور اس کو سب پر فضیلت دیتا اور اس کے لیے دعائیں کرتا ہے اور اس کی طرف سے دفاع کرتے ہوئے مسلمانوں کے مقابلہ میں کھڑا ہوتا ہے اور اس کی فوقیت اور اس کے عدل و انصاف کے گن گاتا ہے۔ یہ سب کچھ ان شاءاللہ تفصیل سے آپ پر واضح ہو جائے گا۔

مرزا قادیانی کی برطانیہ کے ساتھ دوستی اور محبت کا یہ واضح ثبوت ہے کہ وہ اس کے مقرر کردہ پروگرام کو اپناتے ہوئے مسلمانوں کے ساتھ بغض وعداوت رکھتا اور ان کو کافر قرار دیتا ہے۔ اسی لیے وہ جہاد جیسے اہم فریضہ کو باطل ممنوع اور منسوخ کہتا ہے۔ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۴۹ پر مرزا کا یہ مشہور اعلان درج ہے کہ

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لیے حرام ہے اب جنگ و قتال

مرزا کے اس اعلان کی وجہ یہ ہے کہ جب مسلمان دین اسلام کی نصرت وسربلندی کے لیے دشمنان خدا کے ساتھ جہاد کرتے ہیں تو برطانیہ وغیرہ تمام طاغوتی طاقتوں پر مسلمانوں کا خوف طاری ہوجاتا ہے۔ان پر ہیبت چھا جاتی ہے اور وہ طاقتیں لرزہ براندام ہوجاتی ہیں۔ پس اگر آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ کے مطابق جہاد ختم ہوجائے تو کفار مسلمانوں کے اقتدار، ملکی وسعت اور غلبہ سے مامون اور بے خوف ہوجائیں گے۔

مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت: دیگر بہت سے نفس پرست اور دنیا پرست لوگوں کی طرح مرزا قادیانی نے بھی دعویٰ نبوت کیا۔وہ ۱۸۴۰ء میں ہندوستان کے صوبہ پنجاب کے علاقہ گورداسپور کے ایک گاؤں ''قادیان'' میں پیدا ہوا۔نہایت ہی معمولی تعلیم پائی تھی۔اس نے انگریز کے اشارہ پر انیسویں صدی کے اواخر (۱۸۹۱ء) میں نبوت کا دعویٰ کیا اور کہا کہ میرے پاس وحی آتی ہے۔اور اپنی جھوٹی نبوت کے نہ ماننے والوں کو اس نے کافر قرار دیا اور اس نے ایک جماعت کی بنیاد رکھی جو قادیانی اور احمدی کے نام سے مشہور ہے۔اس نے اپنی جھوٹی نبوت کی نشرواشاعت کے لیے اپنے گاؤں قادیان کو مرکز بنایا۔اسی کام میں وہ کئی برس مصروف رہا۔ یہاں تک کہ مئی ۱۹۰۸ء میں بمرض ہیضہ انتقال کرگیا۔

قادیانیہ کے عقائد: ذیل میں ان کے عقائد کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے:

۱)اسلام کے اساسی عقیدہ ''ختم نبوت'' کا انکار کرتے ہیں۔جبکہ ہمارے پیغمبر رسول اکرم کا خاتم النبیین (آخری نبی) ہونا قرآن کریم اور سنت متواترہ سے قطعی طور پر ثابت ہے۔چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ''حضرت محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے (آخری نبی) ہیں''۔اور علماء کرام کا اس پر اجماع ہے کہ جو شخص قرآن کریم کے ایک حرف کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ محض اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے پیدا ہونا اہل اسلام کے نزدیک ہمیشہ سے مسلمہ رہا ہے۔قادیانی اس کا انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ان کا باپ تھا۔(۱) (نعوذ باللہ) اس سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تکذیب لازم آتی ہے۔ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل ادم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون

''بے شک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حالتِ عجیبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حضرت آدم علیہ السلام کی حالتِ عجیبہ کے مشابہ ہے کہ ان کو مٹی سے بنایا پھر ان کو حکم دیا کہ ہو جا، پس وہ ہو گئے''۔ لہٰذا قرآن کریم کی تکذیب اور حضرت مریمؑ پر بہتان طرازی جس سے اللہ رب العزت نے برأت ظاہر فرمادی ہے اور بہتان میں دنیا کی سب سے بڑی مغضوب اور مردود قوم یہود کے ساتھ اشتراک اور اتفاق کی وجہ سے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ (۲)

۳) امتِ مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھالیا تھا، وہ قیامت کے قریب خاتم الانبیاء رسول اکرم ﷺ کے ایک نہایت وفادار جنرل کی حیثیت سے دنیا میں تشریف لائیں گے۔ مگر قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ آسمان پر نہیں اٹھایا۔ (۳) اس سے وہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تکذیب کر رہے ہیں۔

وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبّہ لھم وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ مالھم بذالک من علم الاتباع الظن وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزا حکیماً ۔'' حالانکہ انہوں نے نہ ان کو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو) قتل کیا اور نہ ان کو سولی پر چڑھایا، لیکن ان کو اشتباہ ہو گیا اور جو لوگ ان کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں، وہ غلط خیال میں ہیں۔ ان کے پاس اس پر کوئی دلیل نہیں بجز تخمینی باتوں پر عمل کرنے کے اور انہوں نے ان کو یقینی بات ہے کہ قتل نہیں کیا بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ تعالیٰ بڑے زبردست حکمت والے ہیں''۔

۴) انبیاء علیہم السلام کے معجزات کا انکار جو حدِ تواتر کو پہنچ چکے ہیں اور قرآن کریم کے متعدد مقامات میں حضرت صالح، موسیٰ، عیسیٰ اور رسول اکرم ﷺ سب کے قصص میں ان کا ذکر موجود ہے۔

۵) اسلامی جہاد کے ممنوع اور منسوخ ہونے کا دعویٰ حالانکہ کتاب وسنت میں بیسیوں مرتبہ اس کا حکم موجود ہے اور علماء کرام کا اس پر اجماع ہے کہ جہاد قیامت تک باقی رہے گا اور وہ امت مسلمہ پر واجب علی الکفایہ ہے اور بعض مقامات وحالات میں فرض عین ہے۔

۶) مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ مہدی ہے اور عیسیٰ بن مریم ہے اور سب مرزائی اس بات میں اس کی تصدیق کرتے ہیں۔

۷) مسلمانوں کے ساتھ انتہائی عداوت اور کافروں کی تائید وحمایت خصوصاً برطانیہ کے ساتھ وفاداری جو باطل عقائد کی ترویج و اشاعت کے لیے ان پر مال ودولت کی بارش برساتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انگریز کے ہر مفتوحہ علاقہ میں حتیٰ کہ اسرائیل میں اپنے مرکز قائم کر رکھے ہیں، جہاں سے ان کو ہر طرح کی تائید اور امداد ملتی رہتی ہے، یہاں تک کہ انہوں نے وہاں سے ایک ''بشریٰ'' نامی ماہانہ رسالے کا اجراء کر دیا ہے۔ یہ سب کچھ اور اس کے علاوہ دورانِ بحث آرہا ہے، وہ مسلمانوں کے خلاف ان کے خبیث عزائم کی نشاندہی کرتا ہے اور ان کے ان باطل اصول ومبادی پر دلالت کرتا ہے جو ملت اسلامیہ کے صریح مخالف اور اصول وقواعد دین کے بالکل متناقض ہیں۔

(۱) ایک غلطی کا ازالہ ص۱۰/ روحانی خزائن ص۲۱۲، ج۱۸ (۲) چشمہ مسیحی ص۲۶/ روحانی خزائن ص۳۵۵۔۳۵۶، ج۲۰

(۳) ضمیمہ حقیقۃ الوحی، ص۳۹/ روحانی خزائن، ص۶۶۰، ج۲۲)

دور حاضر کا متنبّی: آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی اپنے ظہور کے آغاز میں مہدی ہونے کا دعویٰ کرتا تھا(۱) پھر وہ اپنے دعاوی میں آہستہ آہستہ ترقی کی راہ پر گامزن ہوا اور اپنے گمان کے مطابق دعویٰ کیا کہ وہ نبی ہے(۲) پھر دعویٰ کیا کہ وہ حضرت عیسیٰؑ ہے(۳) جو آخر زمانے میں آسمان سے نزول فرمائیں گے پھر اس نے دعویٰ کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے(۴) (اللہ تعالیٰ ایسی باتوں سے بہت بلند و بالاتر ہے)

شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہؒ کتاب النبوات ص ۲۲۸ پر مکذبین کے احوال و علامات اور ان کے کذب و بہتان پر دلالت کرنے والے جو نشانات اللہ تعالیٰ ظاہر فرماتے ہیں۔ بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں"بے شک قرآن کریم اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ سبحانہ دلائل و براہین، حجج و تبینات کے ذریعہ کذاب کی تائید نہیں فرماتے بلکہ ضرور اس کا جھوٹ اور فریب ظاہر کر کے انتقام کے طور پر اس کو ذلیل و رسوا کرتے ہیں" چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے"**ولو تقول علینا بعض الاقاویل لا خذ نا منه بالیمین ثم لقطعنا منه الوتین . فما منکم من احدٍ عنه حاجزین** "(ترجمہ) اگر یہ (پیغمبر) ہمارے ذمہ کچھ (جھوٹی) باتیں لگا دیتے تو ہم ان کا دایاں ہاتھ پکڑتے پھر ہم ان کی رگ دل کاٹ ڈالتے پھر تم میں کوئی ان کا اس سزا سے بچانے والا بھی نہ ہوتا) اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے"**فلا اقسم بما تبصرون ومالاتبصرون. انه لقول رسول کریم .وماهو بقول شاعر قلیلا ما تؤمنون .ولابقول کاهن قلیلاما تذکرون . تنزیل من رب العالمین** "ترجمہ۔ پھر میں قسم کھاتا ہوں ان چیزوں کی جن کو تم دیکھتے ہو اور ان چیزوں کی بھی جن کو تم نہیں دیکھتے کہ یہ قرآن ایک معزز فرشتے کا لایا ہوا کلام ہے اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے تم بہت کم ایمان لاتے ہو اور نہ یہ کسی کاہن کا کلام ہے تم بہت کم سمجھتے ہو (بلکہ) رب العالمین کی طرف سے بھیجا ہوا (کلام) ہے"۔

پھر شیخ الاسلامؒ ص ۲۳۰ پر فرماتے ہیں"اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی حکمت کا یہ تقاضا ہے کہ وہ صادق اور کاذب کے درمیان اس طرح مساوات نہیں فرماتے کہ ایسے امور بروئے کار لائیں جن سے صادق کی صداقت نمایاں ہو جائے اور اس کی تائید و حمایت کر کے عزت بخشیں، اس کا انجام بہتر قرار دیں اور دنیا جہان میں اس کا ذکر خیر باقی رکھیں اور کاذب کے کذب و فریب کا پردہ فوراً چاک کر کے اس کو ذلیل و رسوا کر دیں، اس کا انجام سیاہ و تباہ کر دیں اور دنیا میں اس کے لیے لعنت مذمت رہنے دیں جیسا کہ واقع ہو چکا" انتھا۔

شیخ الاسلامؒ شاید اس سے اس امر کی طرف اشارہ فرمانا چاہتے ہیں جو مدعیانِ نبوت کے لیے رونما ہوا کہ شروع میں ان کو اقتدار اور غلبہ حاصل ہوا اور وہ جولانیاں دکھلانے لگے پھر جلد ہی ان کا معاملہ درہم برہم ہو گیا اور وہ موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے اور دنیا جہان والوں کے لیے عبرت کا نشان بن گئے، دنیا میں ذلت و رسوائی اور آخرت میں دہکتی آگ ان کے حصہ

(۱) تذکرہ ص ۲۵۷۔ (۲) تذکرہ ص ۳۶۷ طبع ربوہ۔ (۳) اتمام الحجہ روحانی خزائن جلد ۸ ص ۲۷۵۔ (۴) البشریٰ جلد اول ص ۴۹

میں آئی جیسے اسود عنسی، مختار بن ابی عبید ثقفی اور مسیلمہ کذاب وغیرہ۔

اسود عنسی: اس کا نام عبھلہ بن کعب بن غوث۔ یمن کے شہر کہف حنان کا رہنے والا تھا۔ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور سات سو جنگجوؤں کا لشکر لے کر نکلا اور اس نے رسول اللہ ﷺ کے عمال کو لکھا۔ ''اے ہم پر مسلط ہونے والو! جن زمینوں پر تم قابض ہو چکے ہو وہ ہمیں واپس کر دو اور جو مال وغیرہ تم نے جمع کیا ہے وہ ہمیں فراہم کر دو ہم اس کے زیادہ لائق ہیں اور تم اپنے حال پر رہو''۔ ذرا مدعی نبوت کی اس تحریر کو دیکھو اس کے اور اللہ رب العزت کے سچے رسول حضرت محمد ﷺ کے مکتوب گرامی کے درمیان موازنہ کرو۔ مکتوب گرامی ملاحظہ ہو۔ ''سلام علی من اتبع الھدیٰ . (قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیأ ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ ، فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون '' ترجمہ سلام ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ آپ فرما دیجیے، اے اہل کتاب آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو کہ ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے کہ بجز اللہ تعالیٰ کے ہم کسی اور کی عبادت نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی کسی دوسرے کو رب نہ قرار دے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر، پھر اگر وہ لوگ اعراض کریں تو تم لوگ کہہ دو کہ تم اس کے گواہ رہو کہ ہم تو ماننے والے ہیں۔'' یہ رسول اللہ ﷺ کا مکتوب گرامی ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے دین، اس یکتا و یگانہ اللہ کی عبادت کی دعوت پر مشتمل ہے، رہا اسود عنسی تو وہ صرف زمین اور مال کا مطالبہ کرتا ہے، پھر اس کے باطل کو کچھ قوت اور غلبہ حاصل ہوا اور نجران اور صنعاء پر تین ماہ قابض رہا لیکن جیسا کہ مشہور ہے للباطل جولۃ باطل کی ایک جولانی ہوتی ہے، پھر وہ انحطاط پذیر ہو جاتا ہے۔ اسود عنسی بری طرح ہلاک ہوا، وہ اپنے محل میں اپنی بیوی کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور پہرے دار اس کو اپنی حفاظت میں لیے ہوئے تھے۔ لیکن وہ دفاع نہ کر سکے۔ جب فیروز نامی شخص اسے قتل کرنے لگا تو وہ اسود اس طرح خرخر کرنے لگا جیسے کوئی بیل ڈکارتا ہو۔ محل کے پہرے دار یہ آواز سن کر دوڑتے ہوئے آئے اور پوچھنے لگے کہ ہمارے آقا کا کیا حال ہے؟ بیوی نے انہیں خاموش! کہہ کر روک دیا اور کہنے لگی تمہارے نبی پر وحی کا نزول ہو رہا ہے۔ حالانکہ وہ دم توڑ رہا تھا۔ رسول اکرم ﷺ کو اس کے قتل ہو جانے کا واقعہ اسی وقت بذریعہ وحی معلوم ہو گیا جبکہ آپ ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف فرما تھے اور اسود عنسی یمن کے شہر صفاء میں قتل ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے صبح کے وقت صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) سے فرمایا کہ آج رات اسود عنسی مارا گیا۔ اس کو ایک بابرکت خاندان کے ایک مسلمان شخص نے قتل کیا ہے۔ صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اس کا نام کیا ہے؟ فرمایا: ''فیروز، فیروز''۔

مسیلمہ کذاب: اسی طرح مسیلمہ کذاب نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا اور اس کے ساتھ وہ رسول اکرم ﷺ کی نبوت کا بھی اقرار کرتا تھا لیکن وہ کہتا تھا کہ میں آپ ﷺ کی نبوت میں شریک ہوں اور مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے اور اس کی مزعومہ وحی میں سے ایک یہ ہے لقد انعم اللہ علی الحبلی اخرج منھا نسمۃ تسعی من بین صفاتی وحشا ''بے شک اللہ تعالیٰ

حاملہ عورتوں پر رحم کرتا ہے۔ ان سے چلتے پھرتے جاندار نکالتا ہے جو نکلتے وقت پردوں اور جھلیوں کے درمیان لپٹے رہتے ہیں'' پھر اس نے اپنی قوم کے لیے زنا کو جائز قرار دیا اور شراب حلال کر دی اور ان سے نماز معاف کر دی اور اس نے رسول اکرم ﷺ کے نام ایک خط لکھا جس کا مضمون کچھ اس طرح تھا۔

حضرت رسول اکرم ﷺ کے نام مسیلمہ کذاب کا مکتوب اور اس کا جواب:

من مسیلمة رسول اللہ الی محمد رسول اللہ :فاِنی اُشرِکتُ فی الامر معک و ان لنا نصف الامر ولقریش نصف الامر ،ولیس قریش قوما یَعدِلوُن۔

''اللہ کے رسول مسیلمہ کی طرف سے اللہ کے رسول محمد ﷺ کے نام۔ واضح ہو کہ میں امر نبوت میں آپ کا شریک کار ہوں۔ عرب کی سرزمین نصف ہماری ہے اور نصف قریش کی لیکن قوم قریش زیادتی اور ناانصافی کر رہی ہے''۔

اس کا قاصد خط لے کر رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے جواب لکھا: ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من محمد رسول اللہ الی مسیلمۃ الکذاب: سلام علی من اتبع الھدیٰ۔ اما بعد فان الارض للہ یورثھا من یشاء من عبادہ۔ والعاقبۃ للمتقین'' ترجمہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من جانب محمد رسول اللہ بنام مسیلمہ کذاب۔ سلام ہو اس شخص پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اس کے بعد معلوم ہو کہ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کو وارث و مالک بنا دیتا ہے اور عاقبت کی کامیابی پرہیزگاروں کے لیے ہے ...... نیز مسیلمہ کا گمان تھا کہ اس پر وحی نازل ہوتی ہے اور وہ اپنی وحی سورۂ کوثر کے مقابلہ میں پیش کرتا تھا چنانچہ اس نے اپنی وحی ذکر کی: ''یا وبر یا وبر، انما انت اذ نان وصدر، وسائرک حفر نقر۔'' آپ دونوں تحریروں کے درمیان فرق ملاحظہ کریں دونوں کے درمیان اتنا بُعد ہے جتنا ساتویں آسمان اور سب سے نچلی زمین کے درمیان ہے۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب کے بعد مختار بن ابی عبید ثقفی نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس کے باپ ابو عبید ان حضرات میں سے ہیں جو آپ ﷺ کی زندگی میں مشرف بہ اسلام ہوئے لیکن انہیں شرف صحابیت نصیب نہ ہوا اور وہ شہید ہو گئے۔ مختار بڑا جھوٹا شخص تھا کہتا تھا میرے پاس جبرائیل کے ہاتھ وحی آتی ہے۔ امام احمدؒ نے رفاعۃ بن شدادؒ سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں مختار کے پاس آیا تو اس نے میری طرف تکیہ کر دیا اور کہا ''اگر میرا بھائی جبرائیل یہاں سے اٹھ کھڑے ہوتے تو میں یہ بھی آپ کو پیش کر دیتا۔ حضرت رفاعہ نے فرمایا میرا ارادہ ہوا کہ اس کی گردن اڑا دوں لیکن مجھے رسول کریم ﷺ کا یہ فرمان یاد آ گیا۔'' ایما مومن امن مومنا علی دمہ فقتلہ فانا من القاتل بریٔ'' ترجمہ: جو مومن کسی مومن سے اپنے خون پر بے خوف ہو پھر وہ اس کو قتل کر ڈالے تو میں قاتل سے بے زار ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے عرض کی گئی کہ مختار کہتا ہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے انہوں نے فرمایا کہ سچ کہتا ہے ایسی وحی کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی اس آیت میں فرمائی ہے'' وان الشیاطین لیوحون الی اولیاء ھم '' ترجمہ: شیاطین اپنے مددگاروں پر وحی نازل کیا کرتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے مختار بن ابی عبید کے خروج، اس کے جھوٹ اور حجاج کے متعلق

اطلاع فرمائی ہے پس آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''قبیلہ بنوثقیف میں ایک کذاب اور ایک ہلاک کرنیوالا ہوگا'' علماء کرام نے کذاب کی تفسیر مختار بن ابی عبید سے اور مُبیر کی حجاج سے فرمائی ہے اور وہ دونوں قبیلہ ثقیف سے تعلق رکھتے ہیں اور اسی طرح جھوٹے مدعیانِ نبوت اکثر زمانوں میں ہوتے رہے ہیں خصوصا خلافت بنی عباس کے دور میں ان کے متعلق خبروں کی کثرت ہوئی ہے مگر حکومت کے استحکام کی وجہ سے عوام الناس کے سامنے ان کا شر وفساد ظاہر ہونے سے پہلے ہی ان کا خاتمہ کر دیا جاتا تھا۔ منجملہ اس کے روایت ہے کہ ایک شخص نے خالد بن عبداللہ تسری کے زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کیا اور قرآن کریم کے مقابل اپنا الہامی کلام پیش کیا۔ اسے خالد تسری کے سامنے لایا گیا تو انہوں نے فرمایا تو کیا کہتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ قرآن کریم میں جو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے'' انا اعطیناک الکوثر . فصل لربک وانحر . ان شانئک ھو الابتر ''میں نے اس کے مقابل الہامی کلام پیش کیا ہے جو بہت عمدہ ہے اور وہ یہ ہے''انا اعطیناک الجماھر . فصل لربک وجاھر . ولاتُطِع کل ساحرو کافر '' خالد نے برہم ہوکر حکم دیا کہ اسے سولی پر چڑھا دیا جائے چنانچہ اسے لکڑی کی سولی پر لٹکا دیا گیا۔ اتفاق سے خلف بن خلیفہ شاعر کا ادھر سے گزر ہوا تو اس نے اسے لٹکتے ہوئے دیکھ کر کہا'' انا اعطیناک العمود، فصل لربک علی عود ،وانا ضامن عنک الاتعود ''ایک شخص کی ابنِ عیاش سے ملاقات ہوئی۔ وہ شراب کا دلدادہ تھا تو کہنے لگا آپ کو معلوم ہے؟ ایک نبی مبعوث ہوا ہے جو شراب کو حلال قرار دیتا ہے۔ اس نے کہا، اس کی بات قبول نہ ہوگی، جب تک وہ مادر زاد نابینا اور کوڑھی کو تندرست نہ کردے۔ اسے کوفہ کے گورنر کے سامنے لایا گیا۔ اسے توبہ کرنے کو کہا اس نے توبہ اور رجوع کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کی والدہ روتی ہوئی اس کے پاس حاضر ہوئی اور گورنر کے پاس اس سے نرمی اور مہربانی کا سلوک و معاملہ کرنے لگی تو اس نے کہا ایک طرف ہو جا۔ اللہ تعالیٰ تیرے دل کو قوت بخشے اور صبر عطا کرے۔ جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے دل کو قوت عطا فرمائی۔ اور اس کا والد اس کے پاس آیا اور اس نے دعویٰ نبوت سے رجوع کرنے کو کہا تو اس نے جواب دیا ۔اے آزر! ایک طرف ہو جا، آخر گورنر کے حکم سے اسے قتل کر دیا گیا۔ اور انیسویں صدی کے اواخر میں اس مرزا قادیانی کا ظہور ہوا اور اس نے نبی ہونے کا پھر اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہونے کا دعویٰ کیا جو آخر زمانہ میں آسمان سے نزول فرمائیں گے وغیرہ۔ اس لیے وہ اس کا حقدار ہے کہ اسے کذاب کا لقب دیا جائے جیسا کہ رسول اکرم ﷺ نے اپنے زمانے کے مدعی نبوت کو مسیلمہ کذاب کا لقب دیا تھا، اسے بھی غلام احمد کذاب کے لقب سے ذکر کرنا چاہیے۔ اور یہ لوگ جنہوں نے اس کی دعوت قبول کر لی اور کسی برہان اور واضح دلیل کے بغیر اس کی تصدیق کر بیٹھے، نہ جانے ان کی عقلوں کو کیا ہو گیا کہ محض اس کی آواز پر لبیک کہہ دیا اور بلا سوچے سمجھے بات کی تحقیق اور دعویٰ کی جانچ پڑتال کے بغیر اس کی بات مان لی۔ اگر انہیں احکام اسلام، آیاتِ قرآنیہ اور انبیاء و رسل علیہم السلام کے بینات و معجزات کا کچھ علم ہوتا تو اس کذاب کی دعوت، اس کا کذب و بہتان ہرگز قبول نہ کرتے۔ اس لیے کہ انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ رب العزت لازماً ایسے خوارق و معجزات سے نوازتے تھے..........جن کی مثل لانے سے تمام انسانیت عاجز ہوتی ہے اور وہ ان کی تصدیق کا باعث ہوتے ہیں۔

دیکھئے! یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنا عصا زمین پر ڈالتے ہیں تو وہ ایک دوڑتا ہوا اژدھا بن جاتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ

کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں جو بھڑکتی ہوئی بہت بڑی آگ میں ڈال دیئے گئے تو وہ ان کے لیے ٹھنڈک اور سلامتی والی ہوگئی۔ اور یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں جو مادرزاد نابینا اور کوڑھی کو تندرست اور مردوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ کر دیتے تھے اور ہمارے پیغمبر نبی آخرالزمان رسول اکرم ﷺ ہیں جن کے قلب اطہر پر قرآن کریم نازل ہوا جس نے تمام عرب پہلوں اور پچھلوں سب کو چیلنج کیا کہ وہ اس جیسا کلام بنالائیں یا اس جیسی دس سورتیں یا کم از کم ایک سورت ہی بنالائیں تو وہ سب عاجز رہے اور نہ بنا سکے اور قیامت تک نہ بنا سکیں گے۔ اور آپ ﷺ کی انگلی مبارک کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے اور آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی کے فوارے پھوٹ نکلے، حتیٰ کہ تمام لشکر جو ڈیڑھ ہزار یا اس سے کچھ زیادہ تھا سیراب ہوگیا۔ اور آپ ﷺ نے درخت کو آواز دی، وہ آپ کے پاس حاضر ہوگیا اور پھر اسے واپسی کا حکم دیا تو وہ اپنی جگہ واپس ہوگیا اور گوہ نے آپ سے کلام کیا اور کہا کہ میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور آپ اسی جسم بحالتِ بیداری معراج کے لیے آسمانوں پر تشریف لے گئے۔ اسی طرح کھجور کا تنا جس پر آپ نے کھڑے ہونا چھوڑ دیا تھا۔ اس کے رونے کا واقعہ رونما ہوا۔ اور آپ ﷺ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ جو ان کے رخسار پر گر پڑی تھی، اس کو اس کی جگہ پر واپس فرمادیا اور ان کے بعد ان کا صاحبزادہ اس پر حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے سامنے اپنے مشہور اشعار کے ذریعہ فخر کرتا ہے۔

انا ابن الذی سالت علی الخدعینه	فردت بکف المصطفیٰ ایمارد
فعادت کما کانت لاحسن حالها	فیاحسن ما عین و یاحسن مارد

میں اس شخص کا بیٹا ہوں جس کی آنکھ رخسار پر بہہ گئی تھی پھر رسول اکرم ﷺ کے مبارک ہاتھ سے واپس ہوگئی اور وہ پہلے سے بہترین حالت پر واپس ہوئی۔ وہ آنکھ بھی کیا خوب تھی اور اس کی واپسی بھی کیا عمدہ تھی۔ اسی طرح سفرِ ہجرت میں ام معبدؓ کی بکری کا واقعہ ہے کہ جس کے تھن لاغری کی وجہ سے خشک ہو گئے تھے اور وہ چراگاہ تک جا نہیں سکتی تھی۔ آپ ﷺ نے اس کے تھن پر ہاتھ پھیرا تو وہ فوراً دودھ دینے لگی جسے سب نے نوش فرمایا اور پھر پیالہ بھر کر ام معبدؓ کے پاس رکھ دیا اور اس کے علاوہ سینکڑوں وہ معجزات ہیں جو علماء کرام نے صحاح ستہ، مسانید اور سنن وغیرہ کتب میں ذکر فرمائے ہیں۔ طوالت کے خوف سے یہاں ان کا ذکر نہیں کیا جاتا۔

مسافران آخرت

☆ مجلس احرار اسلام ملتان کے قدیم اور مخلص کارکن محترم عبدالغفور صاحب کی اہلیہ گزشتہ ماہ انتقال کر گئیں۔

☆ لاہور میں ہمارے معاون اور مہربان جناب وسیم احمد کے بھائی محترم ندیم احمد صاحب گزشتہ ماہ کراچی میں انتقال کر گئے۔

احباب و قارئین سے درخواست ہے کہ مرحومین کے لیے دعاء مغفرت و ایصال ثواب کا اہتمام فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور حسنات قبول فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے۔ (آمین)